





نجات اخروی سمجھتے تھے۔ ان حالات میں کس طرح یقین کیا ہے کہ ذبح کے بارے میں قرآن کریم کے واضح احکام کے ہوتے ہوئے (جن کا ذکر آئے گا) نبی اکرم ﷺ نے مسلمانوں کو کوئی دوسرا حکم دیا ہو۔ اور پھر حدیث مذکورہ کے الفاظ واضح طور پر ثابت کر رہے ہیں۔ کہ یہ حدیث جانور ذبح کرنے کے بارے میں نہیں۔ بلکہ ایسے گوشت کے استعمال کے متعلق ہے کہ جو لوگ قابل استطاعت ہیں۔ اور وہ ذبح کیا ہوا گوشت ان لوگوں کو دیتے ہیں۔ جو خود جانور ذبح کر کے گوشت کھانے کی استطاعت نہیں رکھتے اور ان لوگوں کو محض شک ہو کہ گوشت دینے والا شخص کہیں منافق نہ ہو اور اس نے اللہ جانے گوشت پر تکبیر پڑھی بھی ہے یا نہیں۔ ایسے گوشت کو کھانے کی رسول اللہ ﷺ نے اجازت فرمائی ہوگی۔

اس حدیث سے ایک لفظ بھی ایسا ثابت نہیں ہوتا کہ آپ ﷺ نے مسلمانوں کو جانور ذبح کرتے وقت اللہ کا نام نہ لینے کی ہدایت فرمائی ہو۔ پس ثابت ہوا کہ "ادارہ تحقیقات اسلامیہ" کے مفتی اعظم نے یہ حدیث بے محل پیش کر کے یہ ثبوت ہم پہنچایا ہے کہ جناب اسلامی مسائل سے بالکل ہی ناواقف ہیں اور جس منصب جلیلہ پر آپ کو جلوہ افروز کیا گیا ہے اس کے آپ اہل نہیں ہیں۔ لہذا اہل حق اور صاحب بصیرت مسلمان آپ کے ایسے غلط استدلال کو کسی صورت میں بھی تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہو سکتے۔ ہاں یہ ان لوگوں کے مسلک و مذہب کے عین مطابق ہو سکتا ہے جو قرآن حکیم کی اس آیت کے مصداق ہیں۔

سوائے اس کے نہیں کہ تم پر حرام کیا گیا مردار اور خون اور گوشت سور کا اور وہ چیز کہ اللہ کے سوا کسی اور کے نام پر پکاری گئی ہو۔ پس جو بھوک سے لاپارہ ہو جائے وہ نہ تو سرکشی کرنے والا اور نہ ہی حد سے بڑھنے والا ہو تو ایسے شخص پر کوئی گناہ نہیں بے شک اللہ بخشنے والا نہایت رحم والا ہے۔

وہ اس آیت سے استدلال لے کر اور حدود اللہ کو توڑ کر ہمیشہ ہمیشہ کیلئے مردار اور خون سور اور غیر اللہ کے نام پر پکاری ہوئی چیز کو کھالینا جائز سمجھتے ہوں۔ اور مسلمانوں کو محض اپنے جیسا گمراہ بنانے کی خاطر کہتے ہیں۔ کہ اسلام نے تو ایسی چیزوں کے کھانے کی اجازت دے رکھی ہے۔

اہل حق جانتے ہیں۔ کہ اسلام میں ایسا کوئی ضابطہ اور اصول نہیں کہ وہ کسی فرد واحد یا کسی پارٹی یا وقتی حالات کی خاطر قرآن کریم کسی واضح حکم کو بدل دے یا تبدیل کر سکے باوجود اس کے ادارہ تحقیقات اسلامیہ کے مفتی اعظم قرآن حکیم کے ذیل کے واضح احکام کے ہوتے ہوئے بھی فرما رہے ہیں کہ جانور ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لینا ضروری نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ذیل کے احکام وہ فرائض ہیں جن کی اطاعت و فرمانبرداری کرنا ہر اہل ایمان کیلئے ضروری ہے۔

ذبح کے وقت اللہ کا نام لینا شرط ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے کہ

اے رسول ﷺ تجھ سے پوچھتے ہیں کہ ان کیلئے کیا حلال کیا گیا ہے۔ فرمائیے تمہارے لیے پاکیزہ چیزیں حلال کی گئی ہیں۔ اور وہ جانوروں کا گوشت جو تم شکاری جانوروں کو شکار کی تعلیم دیتے ہوئے سکھاؤ تم ان کو سکھاتے ہو (علم) سے جو اللہ نے ہمیں سکھایا جو جس کو وہ تمہارے لئے پکڑ رکھیں اس میں سے کھاؤ اور اس پر اللہ کا نام لو اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔

پھر فرمایا!

فَلْوَمَا ذَكَّرْنَا لِلَّذِينَ كَفَرُوا بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ (سورة الانعام) ۱۱۸

پس تم کھاؤ اس میں سے جس (جانور) پر اللہ کا نام لیا گیا ہو۔ اگر تم اس کے احکام پر ایمان لانے والے ہو۔

مذید فرمایا کہ حج کے دنوں میں۔ (سورة الحج 38)

جو پوپائے اللہ نے انہیں مسلمانوں کو عیبیے ہیں۔ ان پر مقررہ دنوں میں اللہ کا نام یاد کریں پھر ان میں خود کھائیں۔ اور محتاج فقیروں کو کھلائیں۔

### اس کے بعد فرمایا! (سورۃ الحج 36)

اور ہم نے تمہارے لئے قربانی کے اونٹ کو اللہ کی نشانیوں میں سے بنایا ہے۔ تمہارے لئے ان میں فائدے بھی ہیں۔ پھر ان پر اللہ کا نام کھڑا کر کے لو پھر جب وہ کسی پہلو پر گریں۔ انہیں خود کھلاؤ۔ اور سوال نہ کرنے والے اور سوال کرنے والے کو کھلاؤ۔

جس جانور پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو وہ حرام ہے۔

رب کائنات ارشاد فرماتا ہے۔

وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يَذْكُرْ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفَنَةٌ وَإِنَّا لَشَيْطَانٌ لَّيُؤْخَذُ بِهَا لُبًّا وَلَا يَكُونُ ۗ وَإِنَّا لَطَّافُونَ بِمَا لَمْ نَشْرِكْ لَكُمْ ۗ

اور جس چیز پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اس میں سے مت کھلاؤ۔ اور (اس کا کھانا) یہ یقیناً (اللہ) کی نافرمانی ہے۔ بے شک شیطان اپنے دوستوں کے دلوں میں (وسوسے) ڈالتے ہیں۔ تاکہ وہ تم سے جھگڑیں۔ اور تم ان کی بات مانو گے تو تم بھی مشرک ہو جاؤ گے۔

اور دوسری جگہ ارشاد فرمایا!

حرام کیا گیا ہے (تم پر) وہ جانور جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے اور گلا گھٹ کر مرنا ہو اور چوٹ لگ کر مرنا ہو یا بلندی سے گر کر مرنا ہو اور وہ جسے درندوں نے پھاڑ ڈالا ہو۔ مگر جسے تم (اللہ کا نام لے کر) ذبح کر ڈالو۔ اور وہ جو کسی تھان پر ذبح کیا جائے۔ (المائدہ 3)

اللہ تبارک و تعالیٰ کے ان واضح احکام کے ہوتے ہوئے بھی اگر کوئی اسلام کے اصولوں سے بے بہرہ شخص آیات مذکورہ بالا کے مطابق شیطان کے بہکاوے میں آکر یہ کہے کہ! جانور ذبح کرنے والے کا مسلمان ہونا اور تکبیر پڑھنا بھی ضروری نہیں۔ تو ان حالات میں سوائے اس کے اور کیا کہا جاسکتا ہے۔ کہ یہ صاحب مسلمانوں کو گمراہ اور اللہ تعالیٰ کا نافرمان بنانے پر تلا ہوا ہے۔ ایسے شخص کے وحیل و فریب سے اپنے ایمان کو بچانا مسلمانوں کے لئے از حد ضروری ہے۔ اور پاکستان کے سب سے زیادہ ہمدرد اور پاسبان صدر مملکت خداداد پاکستان فیڈ مارشل جناب محمد الملوک خان صاحب ایسے شخص کو ادارہ تحقیقات اسلامیہ کے اہم عہدے سے برطرف کرنے کے مطالبے کا حق ہر پاکستانی مسلمان کو حاصل ہے۔

ڈاکٹر صاحب کے غیر اسلامی نظریہ یعنی "جانور ذبح کرنے والے کا مسلمان ہونا اور تکبیر پڑھنا ضروری نہیں۔" کا جواب آپ ملاحظہ فرمائیے۔ اب ہم جناب کے غیر اسلامی اجتہاد یعنی جانور کا شین سے گلا کاٹے ہوئے جھکے پر مختصر سی روشنی ڈالنا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے کہ (البقرۃ۔ 173)

اے ایمان والو حرام کیا گیا تم پر مردار اور خون اور گوشت سور کا۔

گلا گھٹ کر مرنا ہو اور چوٹ لگ کر مرنا ہو یا بلندی سے گر کر مرنا ہو اور وہ جسے درندوں نے پھاڑ ڈالا ہو۔ ہر قسم کا جانور اس لئے حرام ہے۔ کہ اس کا خون جسم سے خارج ہونے کی بجائے گوشت میں جذب ہو کر حلال گوشت کو حرام بنا دیتا ہے۔ اور یہ گوشت سور کے گوشت کی طرح حرام ہو جاتا ہے۔ اس بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے کہ

تم قربانی کے اونٹ کو کھڑا کر کے اس پر اللہ کا نام لو (یعنی نحر کرو) اور جب وہ گر پڑے پھر اس کا گوشت کھلاؤ۔ (الحج 36)



اس سے بھی یہی مراد ہے۔ کہ جانور کے جسم سے خون خارج کر کے استعمال میں لایا جائے۔

### ذبح کے متعلق صاحب قرآن کے بتائے ہوئے اصول

بخاری میں ہے کہ حضرت جبریل عطاء سے نقل کرتے ہیں کہ ذبح حلق پر ہونا ہے۔ اور ذبح لوگوں کا کاٹنا ہوتا ہے۔ میں نے بوجھا کہ رگیں پیچھے چھوڑ دی جائیں۔ یہاں تک کہ تنخاع کٹ جائے کہا میرا گمان تو یہ نہیں ہے۔ نافع نے مجھے ابن عمر سے یہ خبر سنائی کہ انھوں نے اس کے کاٹنے سے منع فرمایا ہے۔ اور یہ کہا کہ ہڈی سے ورے ورے کاٹ کر چھوڑ دیا جائے۔ یہاں تک کہ جانور ٹرپ کر ٹھنڈا ہو جائے اور ابن عباس کا بیان ہے کہ حلق کے مقام پر ذبح کرنے میں اور نحر سے بھی بدن کا تمام خون نکل جاتا ہے۔ رافع بن خدیج بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا ہمارے پاس پھری نہیں ہوتی۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ ایسی چیز سے ذبح کیا ہوا جانور جو اس کے جسم سے تمام خون کو نکال دے۔ اور اس پر بسم اللہ بھی پڑھی جائے تو اس کو کھالینا چاہیے۔ لیکن دانت اور ناخن سے ذبح نہ کرنا چاہیے۔ (صحیح بخاری پارہ 23)

طبرانی میں عبد اللہ ابن عباس روایت بیان کرتے ہیں۔ کہ نبی ﷺ نے اس بات سے لوگوں کو منع فرمایا کہ جانور کھٹتے وقت اس کو تنخاع تک نہ کاٹ دیا جائے۔ (کیوں کہ اس سے مغز اور جسم کا تعلق ٹوٹ جاتا ہے۔) اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے حج کے دنوں میں منی میں تمام جگہ یہ اعلان کرایا۔ جانور کے ذبح کی جگہ حلق اور سینہ کے درمیان ہے۔ (دارقطنی)

ثابت ہوا کہ جانور کو ذبح کرتے وقت اس کی تمام گردن پوری پوری کاٹ کر اس کے جسم کا تعلق حرام مغز سے بالکل ختم کر دیا جائے۔ تو اس سے جانور کی زندگی کی وہ کش مکش ختم ہو جاتی ہے۔ جو جانور اپنے آخری وقت میں کرتا ہے۔ جانور کا آخری وقت میں ٹرپنا اور پھر پھڑانا اس کے جسم سے خون خارج کرنے کا موجب بنتا ہے۔

هَذَا مَا عِنْدِي وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

### فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 13 ص 90-93

محدث فتویٰ